بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فیہ ذکرکم

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

فِيهِ ذِكْرُكُمْ

جلد اوّل

[پارہ 1 تا 10]

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فِیهِ ذِکْرُکُمْ

نگہت ہاشمی

ابتدائیہ

(قرآناً عجباً)

قرآن مجید کو انسان کے قلب وذہن اور زندگی میں اُتارنے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالٰی نے جو طریقے اختیار کیے ہیں اُن میں سے ایک اہم طریقہ سوال وجواب کا ہے۔ مثلاً سورۃ المدثر میں اللہ تعالٰی سوال کرتے ہیں۔

"وَمَآ اَدۡرٰکَ مَاسَقَرُ" [27]

"تم کیا جانو کیا ہے وہ دوزخ۔"

پھر اگلی ہی آیت میں جواب دیا جاتا ہے۔

"لَاتُبۡقِی وَلَاتَذَرُ لَوَّاحَةٌ لِّلۡبَشَرِ عَلَیۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ" [28-30]

سورۃ الشمس میں اللہ تعالٰی خود ہی سوال اُٹھا کر جواب دیتے ہیں۔

"وَمَـا اَدۡرٰکَ مَـا الۡعَقَبَةُ فَکُّ رَقَبَةٍ اَوۡ اِطۡعَـامٌ فِی یَوۡمٍ ذِی مَسۡغَبَةٍ یَتِیۡمًـا ذَامَقۡرَبَةٍ اَوۡمِسۡکِیۡنًا ذَامَتۡرَبَةٍ ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَوَاصَوۡابِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡابِالۡمَرۡحَمَةِ" [12-17]

"اورتم کیا جانو کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی، کسی گردن کو غلامی سے چھڑا دینا یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی اُن لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (خلقِ خدا) پر رحم کی تلقین کی۔"

سوال آدھا علم ہے سوال جب اُٹھایا جاتا ہے تو ذہن متوجہ ہو جاتا ہے پھر جب جواب آتا ہے تو اس کا اثر گہرا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ

کثرت سے اس طریقے کو استعمال فرماتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے انہوں نے بیان کیا

"قَالَ النَّبِيُّ "أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟" قَالُوا: "يَارَسُولَ اللهِ مَامِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ؟" قَالَ: "فَإِنَّ مَالَهُ مَاقَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَاأَخَّرَ" (صحیح بخاری، حدیث نمبر 6442)

نبی ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو؟"

انہوں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اُس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا) اور اس نے جو (مال) پیچھے چھوڑا، وہ اس کے وارث کا مال ہے"۔

ہر آیت میں غور وفکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان عام طور پر انہیں نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آئیں تو انسان رُک کر سوچتا ہے۔ سوال وجواب کے انداز میں سیکھنا زیادہ آسان ہوجاتا ہے۔ انسان کو سوالوں کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہوجاتا ہے، دل جمتا ہے۔

قرآن حکیم کو سوال وجواب کی صورت میں قـــرآنـــا عـجـبًـــا کے نام سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر آیت کے اہم پہلوؤں کو سوال کی صورت میں اُٹھایا ہے اور نکات [points] کی صورت میں ان کا جواب قرآن حکیم ہی سے لینے کی کوشش کی ہے۔ میں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ اس طرح اہم نکات Tips پر آجاتے ہیں۔ وہ نکات جن پر انسان عام طور پر یا تو سوچتا نہیں یا پھر ویسے ہی گزر جاتا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی پہلا پارہ ہے۔ قرآن مجید کو اس انداز میں پڑھ کر ہر وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو قرآن کے راستے کا مسافر بننا چاہتا ہے۔ اگرچہ سوال وجواب کے طریقے سے شعور بیدار ہوتا ہے لیکن ایک انسان کا علم محدود ہے، سمجھ محدود ہے، فرشتوں کی بات کو سامنے رکھیں تو اپنے علم کی حقیقت سامنے آتی ہے۔

"سُبْحٰنَکَ لَاعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ" (البقرۃ 32:)

"پاک تو آپ (اللہ) ہی کی ذات ہے ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے۔ حقیقت میں سب کچھ جاننے اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں۔"

میں ان سب افراد کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے اس کاوش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد کی۔

قارئین سے درخواست ہے غلطیوں کی نشاندہی ضرور کریں۔ اگر اس سے کوئی بھلائی نصیب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کا کرم سمجھ لیں، آخرت کی فکر لاحق ہو جائے تو دعاؤں میں یاد رکھیے۔

اللہ تعالیٰ میری خطاؤں سے درگزر فرمائیں۔

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

ابتدائیہ

ترمذی کی ایک حدیث ہے جس میں حارث اعور فرماتے ہیں:

''میں مسجد میں داخل ہوا۔ تو دیکھا کچھ لوگ بعض مسائل میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں اس بات کی خبر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا یہ باتیں ہونے لگیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔'' یاد رکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خبردار رہو عنقریب ایک بڑا فتنہ سر اٹھائے گا۔''

میں نے عرض کیا ''اس فتنے میں ذریعہ نجات کیا ہوگا۔؟'' فرمایا:

> ''اللہ تعالیٰ کی کتاب'' اس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے حالات ہیں۔ تمہارے بعد ہونے والی باتوں کی خبر ہے۔ اور تمہارے آپس کے معاملات کا فیصلہ ہے۔ اور یہ ایک دوٹوک بات ہے ہنسی دل لگی کی نہیں ہے۔ جو سرکش اسے چھوڑ دے گا، اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑے گا۔ اور جو کوئی اسے چھوڑ کر کسی اور بات کو اپنی ہدایت کا ذریعہ بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ خدا کی رسی یہی ہے۔ یہی حکمتوں سے بھری ہوئی یاد دہانی ہے۔ یہی بالکل سیدھی راہ ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے خواہشیں گمراہ نہیں کرتی ہیں۔ اور نہ زبانیں لڑکھڑاتی ہیں۔ اہل علم کا دل کبھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔ اسے بار بار دہرانے سے اس کی تازگی نہیں جاتی۔ (یہ کبھی پرانا محسوس نہیں ہوتا) اس کی عجیب باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔ یہ وہی ہے جسے سنتے ہی جن پکار اٹھے تھے بلاشبہ ہم نے عجیب وغریب قرآن سنا ہے۔ جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ لہذا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ جس نے اس کی سند پر کہا، سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اجر پائے گا۔ جس نے اس کی بنیاد پر فیصلہ

کیا اس نے انصاف کیا۔جس نے اس کی طرف دعوت دی۔ اس نے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کی۔ اے

''اعور! ان باتوں کو گرہ میں باندھ لو۔''

رسول اللہ ﷺ کے مبارک الفاظ میں ہمارے لیے بڑی نصیحت ہے حقیقت یہ ہے کہ فتنوں کے دور میں قرآن ہی نجات کا ذریعہ ہے۔قرآن کو چھوڑ دینا سرکشی ہے، گمراہی ہے، اللہ تعالی کی مدد سے محرومی ہے۔

قرآن اپنے اندر بلا کی تاثیر رکھتا ہے۔کلام اللہ کی اس تاثیر کو قرآن حکیم نے ایک تمثیل میں بیان کیا ہے۔

"لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ" (الحشر: 21)

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے بعد اپنے قیدی چھڑانے کے لیے مدینہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو اتفاق سے آپ ﷺ نماز میں مصروف تھے اور سورہ طور کی آیات تلاوت فرما رہے تھے۔

''طور کی قسم اور ایک ایسی کھلی کتاب کی جو رقیق جلد میں لکھی ہوئی ہے اور آباد گھر کی اور اونچی چھت کی اور اُبلتے ہوئے دریاؤں کی، بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے اور اس وقت اُسے کوئی نہ ٹال سکے گا۔'' (طور: 1-8)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے سُنا تو انہیں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے دل پھٹ جائے گا اور جب آپ ﷺ نے آخری آیت تلاوت کی تو اُن پر کپکپی طاری ہوگئی اس خوف سے کہ کہیں اللہ تعالی کا عذاب نازل نہ ہوجائے اور اس کے بعد وہ ایمان لے آئے۔ (اعجاز القرآن، باقلانی:27)

ولید بن مغیرہ کے بارے میں قریش کو خطرہ تھا کہ کہیں یہ قرآن حکیم سے متاثر نہ ہوجائے انہوں نے ہر طریقے سے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ ولید نے ایک بار قرآن سنا تو جیسے شعلہ سا لپک گیا۔قرآن سے متاثر ہوگئے۔لوگوں نے کہا ولید یہ کیا ہوا؟ اُس نے کہا اس کلام نے دل کو مسحور کر لیا۔ یہ انسانی کلام نہیں۔ اس کی بات خوبصورت اور اس کا انداز دل نشین ہے۔ وہ اس پھل دار درخت کی طرح ہے جس کے اوپر کا حصہ پھل دیتا ہے اور جس کی جڑ گہری ہوتی ہے یہ غالب ہوگا مغلوب نہ ہوگا۔ جو اس سے ٹکرائے گا پاش پاش ہوجائے گا۔ (الاتقان سیوطی ج 2 ص 117)

احنف بن قیس مشہور تابعی تھے۔

ایک دن کسی قاری نے یہ آیت تلاوت کی:

"لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ"

''ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی تذکرہ موجود ہے تم غور وفکر سے کام نہیں لیتے؟'' (الانبیاء:10)

عربی اُن کی زبان تھی سُن کر چونک پڑے کہنے لگے ''ہمارا تذکرہ؟ ذرا قرآن تو دیکھوں میرا کیا تذکرہ ہے۔؟ اور میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں؟''

قرآن مجید پڑھتے ہوئے ایک گروہ کا تذکرہ ان الفاظ میں آیا:

''وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے اور آخر شب میں استغفار کیا کرتے تھے اور اُن کے مال میں سائل اور محروم کا حق تھا۔'' (الذاریات: ۱۷-۱۹)

''کچھ اور لوگوں کا تذکرہ پڑھا جن کا حال یہ تھا کہ اُن کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے رب کو اُمید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (حم السجدہ۔ ۱۶)

پھر کچھ اور لوگوں کے بارے میں پڑھا:

''راتوں کو اپنے ربّ کے آگے سجدے اور قیام میں لگے رہتے ہیں۔'' (الفرقان: ۶۴)

پھر کچھ اور حالات پڑھے جن لوگوں کا حال یہ تھا کہ:

''خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور غصے کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔'' (آل عمران: ۱۳۴)

پھر کچھ اور لوگوں کے بارے میں پڑھا جن کی حالت یہ تھی:

''دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو تنگی وفاقہ ہو اور (واقعی) جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے وہ بڑا کامیاب ہے۔'' (الحشر: ۹)

پھر کچھ اور لوگوں کے بارے میں پڑھا:

''جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور وہ نماز کے پابند ہیں اور ان کا کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اس میں خرچ کرتے ہیں۔'' (الشوریٰ۔ ۳۷، ۳۸)

حضرت احنف رضی اللہ عنہ خود شناس تھے۔ اپنے آپ کو پہچانتے تھے۔ سوچنے لگے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ میں ان میں تو نہیں ہوں۔

پھر دوسری قسم کے لوگوں کے بارے میں پڑھا:

''جب اُن سے کہا جاتا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو تکبر کیا کرتے اور کہتے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعرِ دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں گے؟'' (الصٰفٰت۔ ۳۵، ۳۶)

مزید پڑھا تو کچھ اور لوگ نظر آئے:

''جب فقط اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُسی وقت وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔'' (الزمر:۴۵)

اور پڑھا تو بدقسمت لوگوں کے سوال و جواب کے بارے میں پتہ چلا:

''تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا؟'' (المدثر:۴۲)

''ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ غریب کو کھلایا کرتے تھے اور ہم باتیں بنانے والوں کے ساتھ خود بھی مشغول ہو جاتے تھے اور ہم آخرت کا انکار کرتے تھے؟ یہاں تک کہ ہم کو موت آ گئی۔'' (المدثر:۴۳ سے ۴۶)

احنفؒ گھبرا گئے اور رب سے کہنے لگے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔''

احنفؒ نے خود کو تلاش کیا اور اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب میں اپنے آپ کو پا لیا:

''اور کچھ اور لوگ ہیں جن کو اپنی خطاؤں کا اقرار ہے انہوں نے ملے جلے عمل کیے تھے کچھ بھلے کچھ بُرے۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ ان کے حال پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔'' (التوبہ:۱۰۲)

انہوں نے کہا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو کچھ نیک اعمال کیے ہیں ان کا انکار نہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمیدی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہی مایوس ہو سکتے ہیں جو گمراہ ہوں۔

احنفؒ نے سوچا اس آیت میں میرا اور میرے جیسوں کا حال بیان کیا گیا ہے اور ان کا نقش کھینچا گیا ہے۔

قرآن مجید دلوں پر گہرا اثر چھوڑتا ہے لیکن اس کا اثر وہی لوگ قبول کرتے ہیں جن کا شعور بیدار ہوتا ہے۔ جو سوچنے والا ذہن رکھتے ہیں ایک بزرگ کا قول ہے۔

''میں قرآن مجید کی تلاوت تو کرتا تھا مگر اُس سے محظوظ نہیں ہوتا تھا اس کے بعد میں نے یوں محسوس کیا کہ میں حضرت جبریل علیہ السلام سے قرآن سن رہا ہوں تو میری لذت بڑھ گئی اور اب تو میں یہ سوچ کر پڑھتا ہوں کہ جیسے اللہ تعالیٰ سے اُس کی باتیں سُن رہا ہوں۔ اب ایسا لطف ملتا ہے جیسا پہلے کبھی نہ ملتا تھا۔ (کیمیائے سعادت باب القرآن)

سورۃ البقرہ میں ربّ العزت فرماتے ہیں۔

''اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ط اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ

فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ'' (البقرہ: 121)

''جن لوگوں کوہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اُس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس (قرآن) پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اس کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں وہی اصل میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔''

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید پر ایمان وہی شخص رکھتا ہے جو تلاوت کا حق ادا کرتا ہے اور تلاوت کا حق وہی ادا کرسکتا ہے جو اس کو سمجھتا ہو۔قرآن مجید کا فہم ہر انسان کی ضرورت ہے۔اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اہل علم نے ہر زبان میں تفاسیر لکھی ہیں۔قرآن حکیم سے براہ راست تعلق پیدا کرنے کے لیے لمبے عرصے سے مختلف طریقے اختیار کرنے کی کوشش کررہی تھی قرآن حکیم کی ادنیٰ طالبہ ہونے کی حیثیت سے کبھی اس کے ہر رکوع کے اہم نکات کو الگ کرنے کی کوشش کی کبھی سوال وجواب کے ذریعہ سے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی کبھی پڑھاتے ہوئے اپنے احتساب کے لیے ایسی چیک لسٹیں دیں جن کے ذریعے قرآن حکیم پر غور وفکر کرنے کا سلسلہ آسان ہوا۔ 2005ء میں جب تعلیم القرآن کا سلسلہ شروع کیا تو اس کے ہر رکوع کو سات نکات کی روشنی میں واضح کرنے کی کوشش کی لفظی ترجمہ، الفاظ کی وضاحت، اصطلاحات،تفسیر جس میں رکوع کا موضوع بھی شامل ہے،ہم کیا کریں۔؟ ہوم اسائنمنٹ اور رکوع ایک نظر میں۔

یہ سلسلہ الحمدللہ 30 جولائی 2006ء کو پایہء تکمیل تک پہنچا۔اس تعلیم القرآن سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت سے افراد نے فائدہ اُٹھایا۔انہوں نے اس ضرورت کا احساس دلایا کہ قرآن مجید سے تعلق بنانے کے لیے اس طریقہء کار کو سامنے لایا جائے تا کہ اس سے اور لوگ بھی فائدہ اُٹھاسکیں 'فِیْہِ ذِکْرُکُمْ' کے نام سے قرآن مجید کے ہر رکوع کو تین نکات کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

1۔ رکوع ایک نظر میں:

جس میں رکوع کا خاص موضوع بتایا گیا ہے اور رکوع ذیلی موضوعات اور آیات کا اُن سے جو ربط واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور یوں رکوع کے بنیادی نکات کو ذہن نشین کرنا آسان ہوگیا ہے۔

2۔ہم کیا کریں؟

اس میں ہر رکوع کے بارے میں ایک یا ایک سے زائد عملی نکات بتائے گئے ہیں۔کتاب کی گہرائی تک پہنچنا بھی اُسی وقت ممکن ہوتا ہے جب انسان عملی تجربات سے گزرے۔کرنے والے کام تو کئی ہیں لیکن انسان جب اپنی کوشش کا آغاز ایک کام سے بھی کرلیتا ہے تو اس کے قدم آگے بڑھنے لگتے ہیں اور یوں روحانی ارتقاء کا سفر طے ہوا شروع ہوجاتا ہے۔

3۔ اپنا جائزہ:

ہر رکوع سے ایسے نکات لیے گئے ہیں جن کے تحت اپنے ایمان اور عمل کو چار نکاتی سکیل (ہاں، نہیں، کسی حد تک، بہت حد تک) کی روشنی میں جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ یہ ایمان کے ساتھ ساتھ اپنے احتساب کی ایک کوشش ہے۔ ہر روز اپنا احتساب کرنے سے انسان کو اپنی فکر لاحق ہوجاتی ہے۔ انسان اپنے بارے میں سنجیدہ ہونے لگتا ہے اور یوں قرآن مجید کے ساتھ ایک تعلق بننے لگتا ہے۔ قرآن مجید زندگی کی کتاب ہے اپنے جائزے کے بعد اس حقیقت پر یقین آجاتا ہے۔

"فِيهِ ذِكْرُكُمْ" سے کیسے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے؟

اس سے انفرادی اور اجتماعی طور پر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

[1] ابتداء میں ایک رکوع کی تلاوت سن کر۔ [2] اس کا بامحاورہ ترجمہ پڑھا جائے۔

[3] رکوع ایک نظر میں پڑھا جائے۔ [4] ہم کیا کریں؟

[5] اور آخر میں اپنا جائزہ لیا جائے۔

اجتماعی طور پر پڑھتے ہوئے یہ فائدہ ہوگا کہ ہر رکوع پر اپنا جائزہ لیتے ہوئے Discussion ہوسکتی ہے۔ اپنے عمل کی کمی کے اسباب کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ اپنے عمل کی بہتری کے لیے پختہ ارادہ کیا جاسکتا ہے۔ ایک ماحول میں پڑھتے ہوئے انسان کو زیادہ حوصلہ ملتا ہے۔ ہر روز کے لیے اگر یہ فیصلہ کرلیا جائے کہ کتنے رکوع پڑھنے ہیں؟ پھر اس فیصلے کی پابندی کی جائے، وقت کا خیال رکھا جائے تو آپ قرآن کے راستے کے مسافر بن جائیں گے جہاں آپ کو ہر سنگِ میل کا پتہ لگے گا۔ کتنا سفر طے ہوگیا؟ کتنا سفر باقی ہے؟ اس کا اندازہ بھی ہوگا۔ یوں انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن تعلق باللہ میں اضافہ ہوگا۔ آپ قرآن کی دعوت پر لبیک کہیں گے تو اللہ تعالیٰ کو اپنا ساتھی، اپنا مددگار پائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں ان سب افراد کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے اس کاوش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد کی۔

اللہ تعالیٰ ہماری لغزشوں، کوتاہیوں اور غلطیوں سے درگزر فرمائے۔ اپنا احتساب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسے اعمال کرنے کی توفیق دے جس سے وہ خود راضی ہوجائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم

اے ہمارے رب! ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے، تو سب کی سننے اور جاننے والا ہے۔

دُعاؤں کی طلب گار

فہرست

15

❖ پارہ 1 ❖

❖ ”افتتاح“۔ 23

❖1 ”قرآن ہدایت کی کتاب ہے“۔ 26

❖2 ”قرآن کی ہدایت سے فائدہ نہ اٹھانے والے“۔ 28

❖3 ”انسانیت کے نام رب کا پیغام“۔ 30

❖4 ”زمین پر انسانی زندگی کا آغاز کیسے ہوا؟“ 33

❖5 ”بنی اسرائیل سے خطاب“۔ 36

❖6 ”یاد کرو وہ وقت“۔ 38

❖7 ”زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو“۔ 40

❖8 ”یاد کرو“۔ 42

❖9 ”خطا کاری کا پیکر“۔ 44

❖10 ”دوسروں کو نصیحت اور خود۔۔۔؟“ 46

❖11 ”عجیب ایمان ہے“۔ 47

رکوع ❖ 14 ''غلط فہمیوں کی وضاحت، اعتراضات کا جواب''۔	54
رکوع ❖ 15 ''بیت اللہ عالمی مرکز اسلامی''۔	57
رکوع ❖ 16 ''اللہ کا رنگ''۔	60

❖ پارہ 2 ❖

رکوع ❖ 1 ''قبلہ بدلا، لیڈر بدلے''۔	67
رکوع ❖ 2 ''بیت اللہ اُمت مسلمہ کا امتیاز ہے''۔	70
رکوع ❖ 3 ''صبر اور نماز سے مدد''۔	72
رکوع ❖ 4 ''اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرتے ہیں''۔	75
رکوع ❖ 5 ''حلال وحرام کے احکامات''۔	78
رکوع ❖ 6 ''نیکی، قصاص، دیت اور وصیت''۔	81
رکوع ❖ 7 ''روزے کے احکامات''۔	83
رکوع ❖ 8 ''نیکی کے بڑے کام''۔	86
رکوع ❖ 9 ''حج کے احکامات اور اسلام میں پورے داخلے کا حکم''۔	89
رکوع ❖ 10 ''جنت کا راستہ مشکلات سے ڈھانپ دیا گیا''۔	93
رکوع ❖ 11 ''احکاماتِ اسلام''۔	95
رکوع ❖ 12 ''خاندانی زندگی کے احکامات''۔	98
رکوع ❖ 13 ''طلاق کے مسائل''۔	100
رکوع ❖ 14 ''خاندانی نظام کی اصلاح کے احکامات''۔	102
رکوع ❖ 15 ''احکامات اور صلوٰۃ''۔	104
رکوع ❖ 16 ''تاریخ بنی اسرائیل میں عبرت ہے''۔	106
آخری آیات: ❖ ''اللہ تعالیٰ فساد دور کرنے کے لیے ایک گروہ کو دوسرے سے ہٹاتا رہتا ہے''۔	109

❖ پارہ 3 ❖

❖1 ''رسول ہمارے محسن''۔	115
❖2 ''اللہ کی راہ میں خرچ''۔	117
❖3 ''کائنات کے حقائق''۔	121
❖4 ''انفاق فی سبیل اللہ کی مثالیں اور انفاق کے آداب''۔	124
❖5 ''انفاق کے راستے''۔	127
❖6 ''سود حرام ہے''۔	130
❖7 ''قرض کا قانون''۔	133
❖8 ''دین کی اصل بنیاد''۔	136
❖9 ''توحید باری تعالیٰ اور انسان کے لئے ہدایت کا انتظام''۔	139
❖10 ''مرغوبات دنیا سے آخرت کی مرغوبات بہتر ہیں''۔	142
❖11 ''اللہ ہی سارے اختیارات کا مالک ہے''۔	145
❖12 ''انبیاء کا دین ایک ہے''۔	147
❖13 ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات''۔	150
❖14 ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیت کے بارے میں حقائق کی وضاحت''۔	153
❖15 ''اہل کتاب اور مسلمانوں کے درمیان نظریاتی جنگ''۔	155
❖16 ''اہل کتاب اور اہل اسلام کے طرز عمل کی وضاحت''۔	157
❖17 ''اسلام کے ماسوا کوئی طریقہ زندگی قابل قبول نہیں''۔	160

❖ پارہ 4 ❖

❖1 ''یہودیوں کے اعتراضات کے جوابات''۔	165
❖2 [illegible]	[illegible]

	رکوع ❖5 ''غزوہ اُحد پر تبصرہ''۔	175
	رکوع ❖6 ''دنیا یا آخرت''۔	178
	رکوع ❖7 ''غزوہ اُحد پر تبصرہ''۔	181
	رکوع ❖8 ''غلط فہمیوں کا ازالہ''۔	184
	رکوع ❖9 ''غزوہ احد پر تبصرہ''۔	188
	رکوع ❖10 ''یہود کے طرزِ عمل پر تنبیہ''۔	191
	رکوع ❖11 ''اُمت مسلمہ کے لئے ہدایات''۔	193
سورۃ النساء	رکوع ❖12 ''خاندانی نظام کی بہتری کے لئے قوانین''۔	197
	رکوع ❖13 ''میراث کے احکامات''۔	200
	رکوع ❖14 ''اسلامی معاشرے کو بے راہ روی سے پاک کرنے کے اقدامات''۔	202
آخری آیات:	❖ ''حرام رشتے''۔	204

❖ پارہ 5 ❖

رکوع ❖1 ''خاندانی زندگی کی تنظیم''۔	209
رکوع ❖2 ''اسلامی نظام زندگی آسان اور منصفانہ ہے''۔	211
رکوع ❖3 ''محدود عائلی خاندان اور وسیع انسانی خاندان کے لیے ہدایات''۔	214
رکوع ❖4 ''عقلی اور جسمانی نجاست کو دور کرنے کی وضاحت''۔	217
رکوع ❖5 ''اُمت مسلمہ کے فرائض''۔	219
رکوع ❖6 ''اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کیے جائیں''۔	221
رکوع ❖7 ''دشمن کے مقابلے کی ربانی تربیت''۔	223
رکوع ❖8 ''اللہ تعالیٰ ہی سب کی تربیت کرنے والا ہے''۔	225
رکوع ❖9 ''اسلام کا قانون بین الاقوام''۔	228
رکوع ❖10 ''اسلام کا قانون بین الاقوام''۔	230
رکوع ❖11 ''دارالاسلام میں جمع ہو جاؤ''۔	233

❖12 ''بیداری اور ہر وقت تیاری کا حکم''۔ 235

❖13 ''معاشرتی عدل کی تربیت''۔ 237

❖14 ''اُمت مسلمہ کے کمزور پہلوؤں کی تربیت''۔ 240

❖15 ''انسانی قیادت کے لیے اُمت مسلمہ کی تربیت''۔ 242

❖16 ''عورتوں کے حقوق اور خاندانی نظام''۔ 245

❖17 ''اسلامی نظامِ حیات کے اصول''۔ 248

❖ ''نفاق''۔ 251

❖ پارہ 6 ❖

❖1 ''امت مسلماں کے ضمیر کی تطہیر''۔ 255

❖2 ''یہودی کردار کا تجزیہ''۔ 257

❖3 ''رسالت کا نصب العین ایک ہے''۔ 260

❖4 ''عیسائیوں کے غلط عقائد کی درستگی''۔ 263

❖5 ''بندشوں کی پوری پابندی کرو''۔ 266

❖6 ''معاہدات''۔ 269

❖7 ''اہل کتاب کی عہد شکنی اور دینی بگاڑ''۔ 272

❖8 ''ارض مقدس اور بنی اسرائیل''۔ 275

❖9 ''انسانی زندگی کے بنیادی قوانین''۔ 277

❖10 ''اصلاح کے وسائل''۔ 279

❖11 ''اللہ تعالیٰ کی شریعت یا جاہلیت کی شریعت''۔ 282

❖12 ''رفاقت بدل ڈالو''۔ 285

❖13 ''دین کے دشمن''۔ 287

❖ پارہ 7 ❖

	رکوع ❖1	''حق شناس''۔	295
	رکوع ❖2	''حلال وحرام کی حدود''۔	297
	رکوع ❖3	''حلال وحرام''۔	299
	رکوع ❖4	''اپنی فکر کرلو''۔	301
	رکوع ❖5	''نظریاتی اصلاح''۔	303
	رکوع ❖6	''توحید کی گواہی''۔	305
سورۃ الانعام	رکوع ❖7	''عقیدۂ توحید کے دلائل اور منکرین کارد''۔	308
	رکوع ❖8	''توحید کے دلائل۔''	310
	رکوع ❖9	''دعوت حق کا انکار کرنے والوں کا رویہ اور ان کا انجام''۔	312
	رکوع ❖10	''نبی ﷺ کی دل جوئی''۔	314
	رکوع ❖11	''عذاب الٰہی کا قانون۔''	317
	رکوع ❖12	''منصب رسالت''۔	320
	رکوع ❖13	''حقیقت الوہیت۔''	322
	رکوع ❖14	''حق اور باطل میں جدائی کا اعلان کردو۔''	324
	رکوع ❖15	''تلاش حق''۔	327
	رکوع ❖16	''انبیا علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے ہدایت یافتہ تھے''۔	331
	رکوع ❖17	''کتاب برکت والی ہے''۔	333
	رکوع ❖18	''توحید پر استدلال''۔	335
	رکوع ❖19	''اللہ ہی تو ہے''۔	338

❖ پارہ 8 ❖

رکوع ❖1	''اسلام میں اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے''۔	343
رکوع ❖2	''اسلام اور کفر کی کشمکش''۔	346

❖3 ''انسان کے اعمال کے مطابق آخرت کی جزا وسزا ملے گی''۔ 348
❖4 ''حاکمیت اللہ تعالیٰ کا حق ہے''۔ 350
❖5 ''حق قانون سازی''۔ 352
❖6 ''صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے ہدایات''۔ 354
❖7 ''اللہ تعالیٰ ہی حاکم اور قانون ساز ہے''۔ 356
❖8 ''نزولِ کتاب کا مقصد''۔ 360
❖9 ''انسانیت کے سفر کا آغاز''۔ 362
❖10 ''لباس انسانیت کی نشانی ہے''۔ 364
❖11 ''انسانیت کا اصلاحی پروگرام''۔ 367
❖12 ''انسانیت کا مستقبل''۔ 370
❖13 ''جنت ودوزخ کے مناظر اور دنیا کی جھلک''۔ 373
❖14 ''کائنات رب کی مطیع ہے''۔ 375
❖15 ''قافلہء اہل ایمان (سالار قافلہ حضرت نوح علیہ السلام)''۔ 378
❖16 ''قافلہء اہل ایمان (سالار قافلہ حضرت ہود علیہ السلام)''۔ 380
❖17 ''حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کے لیے''۔ 383
❖ ''قافلہء اہل ایمان (سالار قافلہء حضرت شعیب علیہ السلام)''۔ 386

❖ پارہ 9 ❖

❖1 ''قافلہ دعوت حق (سالار قافلہ حضرت شعیب علیہ السلام)''۔ 391
❖2 ''مکافاتِ عمل کا قانونِ الٰہی''۔ 393
❖3 ''قافلہء دعوت حق (سالار قافلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام)''۔ 395
❖4 ''حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف فرعون کی محاذ آرائی''۔ 397

	رکوع ❖7 ''انوکھی ملاقات''۔	404
	رکوع ❖8 ''بلندی سے پستی کا سفر''۔	407
	رکوع ❖9 ''اللہ تعالٰی کا فیصلہ''۔	409
	رکوع ❖10 ''آخری نبی ﷺ اور قوم موسیٰ علیہ السلام کے حالات''۔	412
	رکوع ❖11 ''قوم موسیٰ علیہ السلام کے مزید حالات''۔	415
	رکوع ❖12 ''فطری عہد اور اس سے انحراف''۔	418
	رکوع ❖13 ''Objection Handling''	421
	رکوع ❖14 ''عقیدہ توحید، ربانی ہدایات''۔	423
سورۃ الانفال	رکوع ❖15 ''بدر کے حالات پر تبصرہ اور سچے مؤمن کی صفات''۔	427
	رکوع ❖16 ''غزوہ بدر میں اللہ تعالٰی کی مدد''۔	430
	رکوع ❖17 ''اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہیں''۔	433
	رکوع ❖18 ''سازشی قریش''۔	435
آخری آیات:	❖ ''اللہ تعالٰی کے آگے جھکنے تک جہاد جاری رہے گا''۔	438

❖ پارہ 10 ❖

	رکوع ❖1 ''احکام جہاد''۔	443
	رکوع ❖2 ''جہاد کے لیے ہدایات''۔	445
	رکوع ❖3 ''غزوہ بدر پر تبصرہ''۔	448
	رکوع ❖4 ''احکام جہاد''۔	450
	رکوع ❖5 ''جہاد کے احکامات''۔	452
	رکوع ❖6 ''منظم بین الاقوامی قانون کی بنیاد''۔	454
سورۃ التوبہ	رکوع ❖7 ''معاہدات منسوخ کیے جاتے ہیں''۔	456
	رکوع ❖8 ''بدعہد کفر کے علمبرداروں سے جنگ کرو''۔	458
	رکوع ❖9 ''اللہ تعالٰی کے راستے میں قربانی کی قدر و قیمت''۔	461

❖10 ”اللہ تعالیٰ ہی تو ہے“۔	464
❖11 ”فکری گمراہیاں اور عملی انحرافات“۔	466
❖12 ”منافقین کی جھوٹی معذرتوں کی حقیقت“۔	469
❖13 ”زکوٰۃ کی مدّات اور منافقین پر تبصرہ“۔	472
❖ 14 ”دو طرح کے لوگوں کے لیے دو طرح کا انجام“۔	474
❖15 ”نفاق ہی نفاق“۔	477
❖ 16 ”جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کا جائزہ“۔	479
❖ ”عذر کرنے والے“۔	481

❖ ❖ ❖ ❖